



19

میری فیملی اور میں

ایک یتیم لڑکا رگھور لیوے اسٹشن پر بھیک مانگتا ہے۔ وہ اکثر آرزومندانہ نگاہوں سے ان جوڑوں کو دیکھتا رہتا ہے، جو سفر کے دوران اپنے بزرگ والدین اور بچوں کے ساتھ سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی خواہش تھی کہ کاش اس کی بھی ایک فیملی ہوتی، جو اسے پیار کرتی، اس کی پروش کرتی اور اسے بھرپور سہارا اور رہنمائی مل پاتی۔ ہم سبھی اپنے عزیزوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کی شفقت و محبت اور سہارے سے محظوظ ہوتے ہیں۔ ہم اس قریبی گروپ کو اپنی فیملی کہتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے ہیں ہم اپنی فیملی کے ارکان سے رہنمائی اور مدد کی جستجو کرتے ہیں۔ ہماری اکثر ضرورتیں فیملی کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں۔ فیملی کا ماحول ہمارے اوپر اثر انداز ہوتا ہے اور ہماری شخصیت سازی کرتا ہے۔

اس سبق میں ہم لفظ فیملی کا اصل مفہوم، اس کی اہمیت اور فرائض، کیسے فیملی اپنا عمل انجام دیتی ہے اور کیسے ہماری زندگی پر اپنا اثر ڈالتی ہے ان سب کا ایک خاکہ پیش کریں گے۔

مقاصد



اس سبق کے مطالعہ کے بعد آپ:

- فیملی کا مطلب اور اہمیت بیان کر سکیں گے؛
- فیملی کے فرائض کا تجزیہ کر سکیں گے؛
- فیملی کا دور حیات بیان کر سکیں گے؛
- کفالت کرنے میں فیملی کے کردار کی تفصیل بیان کر سکیں گے؛
- فیملی کے ممبروں کے درمیان موثر بین شخصی رشتہوں کو فروغ دینے میں فیملی کے کردار کی وضاحت کر سکیں گے؛ اور
- سماج کی قدرتوں کو منتقل کرنے اور اختیار کرنے میں فیملی کے کردار کا تجزیہ کر سکیں گے۔

19.1 فیلی کیا ہے؟

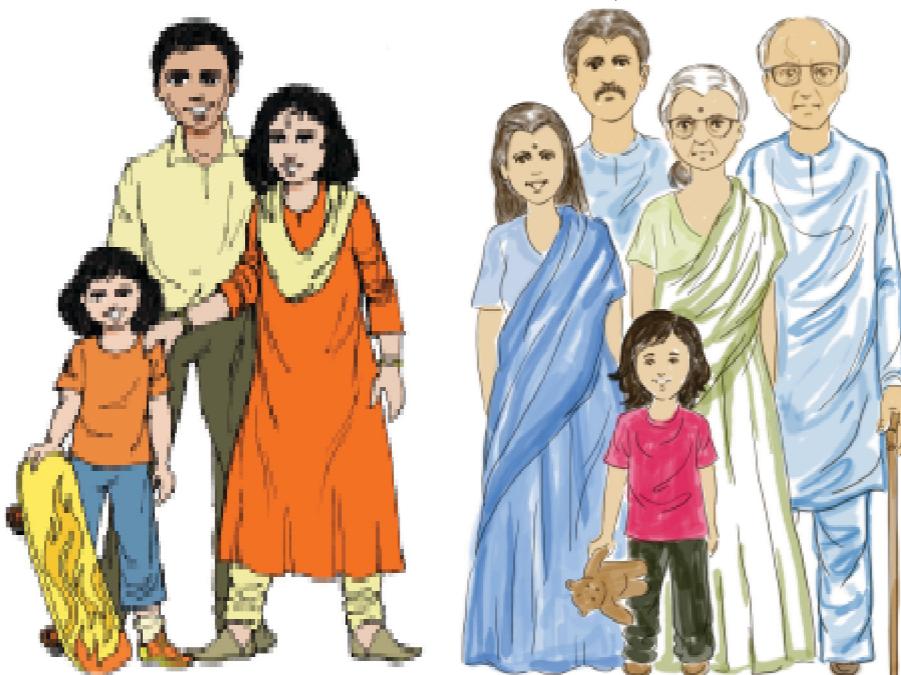


نوٹ

روایتی طور پر فیلی کی تعریف سماج کی ایک ایسی بنیادی اکانی کے طور پر کی گئی ہے، جہاں دو یا دو سے زیادہ لوگ شادی، خونی رشتے یا گود لینے کے ذریعے ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں اور ایک مشترکہ چھٹت، کچن اور ذریعہ آمدنی میں سا جھا کرتے ہیں۔ آج کل فیلی کا یہ تصور بدل رہا ہے۔

اپنے آس پاس ایک نظر ڈالیے۔ آپ دیکھیں گے کہ لوگ اپنے طور پر نہیں رہتے۔ وہ ایک گروپ میں رہتے ہیں، جسے ہم ”فیلی“ کے طور پر جانتے ہیں۔ مشاہدہ کیجیے کہ کون لوگ اس گروپ میں رہتے اور وہ کیا کرتے ہیں۔ آپ پائیں گے کہ مختلف گروپوں کی الگ الگ شاخیں ہوتی ہیں۔ کچھ گروپوں میں تین نسلوں یعنی والدین، ان کے شادی شدہ بچے اور ان کے بچے ہوتے ہیں۔ کچھ دیگر گروپ ایسے ہیں، جو شادی شدہ جوڑے اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوگا۔ یہ بھی ایک گھر میں باہم مل جل کر ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور ہر ایک کو سوپی گئی ذمہ داریوں کو انجام دینے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ جب کوئی فیلی ایک جوڑے اور ان کے حقیقی بچوں (جو اسی جوڑے سے پیدا ہوئے ہوں) اور خواہ گود لیے ہوئے ہوں (وہ بچے جنہیں جوڑے کے ذریعہ قانونی طور پر گود لیا گیا ہو) ایک چھٹت کے نیچے ساتھ ساتھ رہتے ہیں تو اسے نیوکلیر فیلی کہا جاتا ہے۔ جب کوئی ایسی فیلی ہو جہاں والدین اور جوڑے کے سکے بھائی بہن ہو تو اسے مشترکہ فیلی کہا جاتا ہے۔

شکل 19.1 پر نظر ڈالیے۔ کیا بآپ بتاسکتے ہیں کہ یہ مشترکہ فیلی اور نیوکلیر فیلی ہے۔



(b) نیوکلیر فیلی

تصویر 19.1: فیلیوں کی اقسام

(a) مشترکہ فیلی



نوٹس

فیملی کی جو بھی قسم ہو، یہ سماج کا ایک نہایت اہم ادارہ ہے۔ یہ پہلا گروپ ہے، جونہ صرف روزمرہ کے کاموں کو انجام دینے میں بلکہ اس کی بقا کے لیے بھی ہر رہنے والے گروپ ممبر کو سہارا شفقت و محبت اور مدد پیش کرتا ہے۔

19.2 فیملی کے فرائض

فیملی کو بہت سے اہم فرائض پورے کرنے ہوتے ہیں۔ کیا آپ ان سب کی ایک فہرست بناسکتے، جو فیملی آپ کے لیے انجام دیتی ہے۔ درج ذیل فہرست کے ساتھ اس کا موازنہ کیجیے۔

- فیملی اپنے تمام ممبروں کو فراہم کرتی ہے:
- زندگی کے لیے کسی خطرے سے تحفظ
- اپنے ممبروں کے درمیان جذباتی وابستگی کے موقع
- مالی اور جذباتی تحفظ
- تعلیم کے ذریعہ زندگی کے لیے تیاری کی سہولیات
- سماجی و ثقافتی قدروں کی منتقلی
- تفریح

عملی کام 19.1



فیملی کے کچھ اہم کاموں کی فہرست نیچے دی گئی ہے۔ اپنی فیملی اور اس کے ذریعہ انجام دیے جانے والے کاموں کے بارے میں غور کیجیے۔ مناسب کالم میں اپنے جواب پر صحیح کا نشان لگائیے۔

فیملی کے فرائض	کبھی کبھی پورا ہوتا ہے	کبھی کبھی پورا ہوتا ہے	ہمیشہ پورا ہوتا ہے
زندگی کے لیے کسی خطرے سے			
تحفظ اپنے ممبروں کے درمیان			
جذباتی وابستگی کے موقع			
مالیاتی تحفظ اور جذباتی تحفظ			
تعلیم کے ذریعہ زندگی کے لیے			
تیاری کی سہولیات			
ثقافت اور قدروں کی تربیل تفریح			

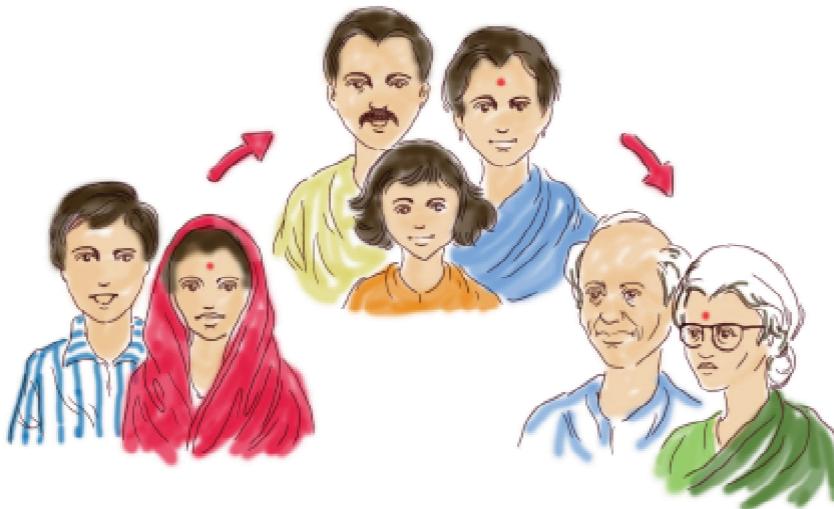


نوٹ

اس سے پہلے کہ ہم اس بات پر بحث کریں کہ فیملی اور پر بیان کیے گئے کاموں کو سر انجام دینے کے لیے کس طرح جدوجہد کرتی ہے، ہم چاہیں گے کہ آپ فیملی کی زندگی میں پیش مختلف مرحلے سے واقف ہوں۔ فیملی کی ضروریات ہر مرحلے پر مختلف ہوتی ہیں اور اس لیے ان ضروریات کو فراہم کرنے کی اس کی کوششیں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔

19.3 فیملی کا دور حیات

آپ اپنی فیملی کے بارے میں غور کیجیے۔ جب آپ کے والدین کی شادی ہوئی تھی، تب انہوں نے اپنی فیملی کی شروعات کی اور اس مرحلے کو فیملی کے دور حیات کا شروعاتی مرحلہ کہا جاتا ہے۔ آپ کی فیملی میں بڑے بچے کی پیدائش کے ساتھ یہ تو سیمعی مرحلے میں داخل ہوئی۔ جب آپ سبھی کام سے لگ جائیں گے اور اپنے گھر کا انتظام خود چلانے لگیں گے تو آپ کے والدین کی فیملی سکڑنے یا سمنٹنے کے مرحلے میں پہنچ جائے گی۔ ان تین مرحلوں کی نشاندہی فیملی زندگی کے نمایاں انداز کے طور پر کی جاتی ہے۔



تصویر 19.2: فیملی دور حیات

فیملی دور حیات کے مرحلے ہیں:

- شروعاتی مرحلہ
- نوجوان یا مخصر نوجوان بالغ
- شادی اور فیملی کی شروعات
- تو سیمعی مرحلہ
- والدین کے مشاغل اور مسائل: نشوونما پار ہے بچے



نوٹس

- نوجوان بالغوں کا کسی پیشے (Profession) میں لگنا اور شادی

- سکرپر تا مرحلہ
- سبکدشتی

19.3.1 فیملی دورِ حیات کو سمجھنے کی اہمیت

فیملی کے دورِ حیات کو سمجھنے سے ہر مرحلے کے چیلنج اور ضروریات کی پیش بینی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ہر مرحلے کے چیلنجوں سے نمٹنے اور ترجیحات کی منصوبہ بنندی کرنے کے لیے صحیح انداز میں ڈھنی طور پر تیار رہنے میں یہ بہت کار آمد ہے۔ اس سے ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلے میں کامیابی کے ساتھ اور ہموار طور پر جانا یقینی ہو جاتا ہے۔

دورِ حیات کو سمجھنے سے کسی فیملی کے ماحول کی نوعیت اور اس کے ممبروں کے ہتمی نشوونما پر اس کی اثر اندازی کو جاننے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ہر مرحلے کے لیے درپیش چیلنج کی پہلے سے جانکاری حاصل کرنے سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نمٹنے میں ہم پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں ایک صحیح منداہ اور خوشگوار فیملی نظام حاصل ہوتا ہے۔

19.3.2 فیملی دورِ حیات کے مرحلے

(i) شروعاتی مرحلہ

کسی فیملی کا دورِ حیات ”نوجوانی“ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ زندگی کا وہ مرحلہ ہے، جب افراد اپنی شناخت حاصل کرتے ہیں اور ایک آزاد غیر مخصوص نوجوان بالغ کی حیثیت سے زندگی میں قدم رکھے۔ اس مرحلے میں وہ جذباتی طور پر جسمانی، سماجی اور مالیاتی طور پر آزاد ہوتے ہیں۔ وہ اب اپنی فیملی سے دور رہ سکتے ہیں، اپنی صحت اور تغذیہ کی دیکھ بھال اور فیملی کے باہر ہر دیر پا قربی رشتہوں کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ یہ گہر اتعلق ہی ہے جو نوجوان افراد کو ان کی فیملی کی غیر موجودگی میں پریشانی کے وقت اور دیگر چیلنج کی صورت کو گوارا کرنے کا اہل بنتا ہے۔ اس مرحلے میں پابندی عہد، ہم آہنگی، اعتبار اور لگاؤ و نسبت قربی رشتے قائم کرنے کے کچھ لازمی اجزاء ہیں۔

شادی ایک بہت ہی گہرا رشتہ ہوتا ہے، جو کوئی فرد اختیار کرتا ہے۔ شادی زندگی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت کی حامل ہے اور جو لڑکی کے لیے 18 سال کی عمر اور لڑکے کے لیے 21 سال کی عمر سے پہلے نہیں ہونی چاہیے۔ اس وقت تک یہ امید کی جاتی ہے کہ نوجوان بالغ اپنی بنیادی کم سے کم تعلیم حاصل کر کے اپنے کیریئر کے لیے کچھ تیاری کر چکے ہوں گے، روایتی طور پر، ہندوستان میں والدین ہی اپنے



بیٹے یا بیٹی کے لیے ان کے شریک زندگی چنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ آج کل نوجوان بالغ اپنی شادی کا وقت اور شریک زندگی خود چنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

شادی کے لیے تیاری اس لیے اہم ہے کہ شادی کے سبب اڑکا اور اڑکی دونوں کی زندگیوں سے بہت ساری ذمہ داریاں اور تبدیلیاں وابستہ ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں لوگ جو شادی کرنے جا رہے ہیں، انھیں شادی کا سامنا کرنے کے لیے جذباتی، سماجی، جسمانی اور ہنی طور پر آمادہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں ہم آہنگ ہونے، تھمل پیدا کرنے اور برداشت کرنے، دباو یا تباہ کا سامنا کرنے اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کے لیے فیملی کے تجربہ کار بڑوں کے ساتھ مشاورتی نشست انجام دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مالیاتی مکرم منصوبہ بندی اور صحت سے متعلق تحفظ (مانع حمل کے استعمال، حمل اور جنسی طور پر ہونے والی انفکشن) دیگر اہم امور ہیں، جن پر تبادلہ خیال کیا جانا ہوتا ہے۔ نئے جوڑے کی زندگیوں میں شادی سے بہت سے نئے کردار ادا کرنے اور دونوں فیملیوں کے ساتھ ان کو اطمینان بخش ہم آہنگ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت بھی ہے جب وہ ایک دوسرے کو جانے اور ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ اڑکی کی طرف سے تطابق (ایڈجسٹمنٹ) پیدا کرنے کی زیادہ کوشش اس لیے کی جاتی ہے، کیونکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کے لیے اپنی جائے پیدائش اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر آتی ہے۔ وہ اپنے ساتھ بعض ایسے کردار، عقائد اور قدریں بھی لے آتی ہے، جو اس کے والدین کے گھر کے زیر اثر پروان چڑھتے تھے اور جو اس کے نئے گھر میں موجود کردار، عقیدوں اور قدروں سے مختلف ہیں۔ اس کی طرف سے موثر تطابق کا یہی مطلب ہوگا کہ وہ عقائد اور قدروں کو نہ تو ترک کرے اور نہ ہی کسی پر مسلط کرے، بلکہ ایک ایسا نیا تبادل اختیار کرے جو زیادہ بہتر ہو، زیادہ موزوں اور عملی ہو۔

نئے گھر میں بغیر کسی مسئلے یا دشواری کے اس کے تطابق میں مدد کے لیے اس گھر کے ممبران اس کی پذیرائی کر سکتے ہیں اور فیملی کے ایک لازمی جز کے طور پر قبول کر سکتے ہیں اور اس کے نئے گھر کے طریقوں کو سمجھنے کے لیے اسے موقع فراہم کر سکتے ہیں۔ انھیں اس سے حقیقی توقعات رکھنی چاہیے اور اس کی تنقید نہیں کرنی چاہیے۔ کیا آپ لصور کر سکتے ہیں کہ یہ افعال نئے ممبر کو فیملی میں شامل کرنے میں کس طرح مددگار ہو سکتے ہیں۔ فیملی میں ایک صحت مندانہ رشتہ کو فروغ دینے میں بعض رہنمای خطوط یہاں پیش کیے گئے ہیں۔



نوٹس

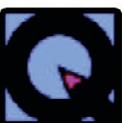
نظر انداز کرنے کی چیزیں

صحت مندانہ رشتے کو فروغ دینے کے رہنمای خطوط

ناظر انداز کرنے کی چیزیں	صحت مندانہ رشتے کو فروغ دینے کے رہنمای خطوط
ناشائستگی (اجڑپن) سے بات	ایک دوسرے کے ساتھ خوش اخلاقی سے بات کرنا
صرف اپنے بارے میں بات کرنا	دوسروں کی سننے کی خاصیت پیدا کرنا
قابل اعتراض جسمانی اشارے، اشاروں سے بات اور چہرے سے منفی تاثرات	اپنے چہرے کے تاثرات سے باخبر رہنا
مد نہ کرنا	ایک دوسرے کی مدد
اکیلے کام کرنا پسند کرنا	مل کر کام کرنا
جب دوسرے کام کر رہے ہوں تو سونا یا آرام کرنا	برا برا کے ساتھ ذمہ دار یوں میں شریک ہونا
خیال نہ رکھنا	بیمار اور کمزوروں کا خیال رکھنا
اطلاع کے بغیر منصوبہ بنانا	دوسرے فیلی ممبروں کو اپنے منصوبوں میں شامل کرنا
تنقید کرنا	اپنی ستائش کا اظہار

اس طرح فیلی دورِ حیات کے شروعاتی مرحلے میں نوجوان جوڑے کے لیے حساس ہونا اور اچھے رشتے قائم کرنا ضروری ہے۔ اس سے ایک خوشنگوار فیلی دورِ حیات کی ایک مضبوط بنیاد قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

متن پر مبنی سوالات 19.1



- ایک لائن میں جواب پیش کیجیے کہ درج ذیل ہر صورت حال میں کسی فیلی میں اچھے رشتے برقرار رکھنے میں کس طرح مدد ملتی ہے۔
 - ماں گھر یلوں کاموں میں اپنی بہو کی مدد کرتی ہے۔
 - ایک نوجوان دہن رضا کارانہ طور پر رات کا کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری لیتی ہے۔
 - ایک سو شل ور کسی نوجوان لڑکی کو اس کی شادی سے پہلے جنسی تعلیم فراہم کرتی ہے۔



نوٹس

- (iv) داما دا پنی بیوی کے بیمار والدین کا خیال رکھتا ہے۔
- (v) چھوٹی بہن اپنے بھائی اور بھا بھی کو باہر جانے کے دوران اپنی بھتیجی کے خیال رکھنے کی پیشکش کرتی ہے۔
- 2۔ شادی کے دواہم پہلو درج کیجیے، جس کے لیے آپ اپنے چھوٹے بھائی/ بہن تیار کر سکتے ہیں۔

(ii) توسعی مرحلہ

آپ پڑھ چکے ہیں کہ فیملی دورِ حیات کا توسعی مرحلہ پہلے بچے کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ ماں باپ بننے کا معاملہ اپنی مرضی و انتخاب کے مطابق ہونا چاہیے، کیونکہ اس کے بہت سے اضافی تقاضے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ ان تقاضوں کو برتنے کے لیے جوڑے کو جسمانی، ذہنی، جذباتی اور مالی لحاظ سے تیار ہونا چاہیے۔ کیا وہ اضافی ذمہ داری کے لیے تیار ہیں؟ یہ ایک بنیادی سوال ہے جو انھیں خود سے پوچھنا چاہیے۔ اس کے بعد انھیں ایک دوسرے سے مشورے کے بعد ایک شعوری فیصلہ لینا چاہیے۔ اس سے ان کا بندھن مضبوط ہوتا ہے اور وہ والدینی امور کے چیਜیں کے لیے خود کو تیار کرتے ہیں۔ شوہر اور بیوی دونوں کو اپنی انفرادی ذمہ داریوں اور ایک دوسرے اور اپنی فیملی کے تین ذمہ داریوں کے درمیان ایک توازن پیدا کرنا ہوگا، تاکہ وہ دورِ حیات کے اس مرحلے کو بہتر طور پر نبھانے کے اہل ہو سکیں۔ اس مرحلے کے دوران والدین اپنے بچوں کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں اور پروش کرتے ہیں، وہ ان کی جسمانی، جذباتی، تعلیمی اور سماجی ضرورتیں فراہم کرتے ہیں۔ فیملی کے دورِ حیات میں یہ ایک چیز سے بھر پور مرحلہ ہوتا ہے۔

(iii) سکڑنے یا سمنٹنے کا مرحلہ

دورِ حیات کا یہ مرحلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب پہلا بچہ بڑا ہو کر ایک خودکفیل بالغ ہو جاتا ہے اور گھر چھوڑنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ یہ مرحلہ اس وقت ختم ہوتا ہے، جب آخری بچہ گھر چھوڑ رہا ہوتا ہے یا جوڑے میں کسی کے گزرنے کے بعد ختم ہوتا ہے۔ اس مرحلے کے دوران جوڑے اپنے کام سے سبکدوش ہو جاتے ہیں، کچھ تفریجی مشغله یا شوق اختیار کرنا شروع کرتے ہیں، کیونکہ خدمات میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے پوتے پوتوں کے ساتھ لطف انداز ہوتے ہیں۔



آپ اپنی فیملی یا پڑوس کے نوزائدہ بچے کے ساتھ کسی نوجوان جوڑے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ان



نوٹس

کی زندگی کے درج ذیل ہر پہلوؤں پر دو سطحیں تحریر کیجیے:
سونا

غذا

راہ و رسم (ملنا جانا)

تفرخ

19.4 فیملی ممبروں کی دیکھ بھال

(i) حمل کے دوران دیکھ بھال

حمل کے دوران فیملی کو یہ لینی بانا چاہیے کہ حاملہ عورت

- اکثر وقتوں سے غذائیت سے بھر پور غذا کھائے

- مناسب آرام اور روزش کرے

- خوش و خرم رہے

جنین (foetus) کے نمو کی نگرانی کے لیے باقاعدگی کے ساتھ اپنے ڈاکٹر کے پاس جائے اور کسی

- طرح کے مسئلے کا پتہ چلنے پر فوری علاج کروائے۔

والدین بنا مال بابوں کے لیے پر جوش اور ڈھنی دباؤ سے پُرد ہوتا ہے۔ حمل کے نو مہینے، بچے

کی پیدائش اور بچے کے پہلے سال میں دیکھ بھال والدین، خاص طور پر عورت کے لیے کافی تھکا دینے

والی ہوتی ہے، آپ نے شاید دیکھا ہو کہ آپ کی فیملی میں بعض نئی ماٹیں بچے کے جانے اور مشغولیت کے

خلاف معمول اوقات کے سبب تھک جاتی ہیں۔ اگر جوڑا ایک نیوکلیر فیملی ہے تو یہ عرصہ اور بھی مشکل

ہو جاتا ہے، کیونکہ کوئی صلاح دینے یا تھوڑی دیر کے لیے بھی بچے کو لے کر راحت پہنچانے والا نہیں ہوتا۔



مزید براہ، جوڑے کے پہلے سے موجود متعدد کرداروں میں والدین کا یہ نیا کردار بھی شامل ہو جاتا ہے، جس میں اب بھی علم و مہارت حاصل کرنا ہے۔ اگر جوڑے میں صبر و تحمل اور ایک دوسرے سے والبنتی نہیں ہے اور تطابق کرنا نہیں سیکھا ہے تو ان کے رشتے میں مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔

شوہر اور دیگر فیلی ممبر ان اس سلسلے میں جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ذمہ داریاں اٹھا کر اس خاتون سے تعلق خاطر اور حساسیت کا مظاہر کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح بچے کے ساتھ زیادہ وقت گزار سکتی ہے، بلکہ بچے کی اس کی کچھ ذمہ داریوں کا بوجھ بھی کم کر سکتے ہیں تاکہ وہ آرام کر سکے یا کچھ گھر بیو کاموں کی دیکھ بھال میں اپنا وقت نکال سکے۔ کیا آپ کچھ تجویزیں پیش کر سکتے ہیں، جن سے شوہر اس کی مدد کر سکتا ہے؛ ہاں، وہ فیلی کے کپڑوں، برتوں کو دھلنے، جھاڑو پوچھا کی ذمہ داری لے سکتا اور یہ یقینی بناسکتا ہے کہ چیزیں استعمال کے بعد صحیح جگہ پر رکھی گئی ہیں اور وہ کام سے واپس ہوتے وقت گھر بیو ضرورت کی اشیا لاسکتا ہے۔ شوہر کھانے بناسکتا ہے، پسی (بچے کے پوتے) بدل سکتا ہے، بچے کی خبر گیری کر سکتا ہے یا یوں زیادہ تھکی ہوئی ہو تو بچے کی غذا تیار کر سکتا ہے۔

کیا آپ شوہر کو کچھ اور مشورے دے سکتے ہیں، جو اس کی یوں کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

یوں کو بھی سمجھنا ہوگا کہ جب شیر خوار بچے کے معاملے سے نمٹنا ہوتا ہے تو شوہر کے لیے بھی یہ نیا تجربہ یا آزمائش کم نہیں ہوتی۔ اسے نیا انداز زندگی اختیار کرنے میں شوہر کو وقت دینا چاہیے اور ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرنی چاہیے۔

(ii) طفولیت یا شیر خوارگی کے دوران دیکھ بھال

انسان کا بچہ اپنی دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے کلی طور پر والدین پر منحصر ہوتا ہے۔ بچے کی دیکھ بھال کے ضروری کاموں میں دودھ پلانا، محبت و شفقت دینا، ملبوسات اور اس کا نہلا نا دھلانا شامل ہے۔ سبھی شیر خوار بچوں کو خاص طور پر ماں کا اپنا دودھ پلانے کی ضرورت ہوتی ہے، یہ ان کا حق ہے، ماں کا دودھ ایک صحت بخش غذا ہے، جو بچے کی سبھی تغذیاتی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ ماں کے دودھ پلانے کا عمل بطور خاص 6 مہینے کی عمر تک کیا جانا چاہیے۔ آپ سبق 17 زندگی کی شروعات میں اس کے بارے میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔ ایسی بعض بیماریاں جو زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں، ان سے بچے کو تحفظ یا مامونیت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مامونیت کے شیدوں کی وضاحت سبق 7 صحت میں کی گئی ہے۔

اگر شوہر اور یوں دونوں کام کرنے والے ہوں تو گھر پر موجود نہ رہنے کی صورت میں بچے کی دیکھ



نوٹس

بھال کے لیے انھیں ایک کفالتی نظام (سپورٹ سسٹم) کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بچے کی اچھی دیکھ بھال نہ کی جائے تو انھیں پریشانی و اذیت ہو سکتی ہے۔ ایسے معاملے میں ان کے پاس کیا تبادل ہے؟ کام سے زچکی اور پدریت کی چھٹی لینے کی سہولت کے علاوہ جوڑ ادرج ذیل تبادل پر بھی غور کر سکتا ہے۔

- بچے کی دیکھ بھال دادا دادی یا رشتہ دار اور دوست کریں یا پڑوئی / دوست ایک دوسرے کے بچے کی دیکھ بھال کا انتظام کریں یا
- بچے کو دن کے اوقات میں بچے کی نگہداشت کرنے والے مرکز (ڈے کیر سنٹر) یا دارالاطفال میں چھوڑا جائے یا
- بچے کی گھر پر دیکھ بھال کے لیے کوئی ملازمہ رکھی جائے۔

یاد رکھیے، اگر تبادل دارالاطفال (Creche) یا ڈے کیر سنٹر ہے تو یہ گھر یا ماں یا باپ کے کام کی جگہ سے قریب ہونا چاہیے۔ یہ صاف، کھلے اور اچھی طرح ہوا دارجگہ پر واقع ہونے کے ساتھ مطلوبہ لیاقت اور اہلیت کے حامل افراد کے ذریعہ چلا یا جا رہا ہو۔ اگر کسی کو گھر پر دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے ملازمت پر رکھنا ہے تو اس فرد کے پس منظر کی توثیق کی جانی ضروری ہے۔

یہ بھی لیکنی بنالینا چاہیے کہ فرد ذاتی حفظان صحت کا خیال رکھتا ہو اور بچے کو سنبھالنے کے لیے باضابطہ اور اہل ہونے کے ساتھ شفیق اور پیار و محبت جیسی صفات کا حامل ہو۔



عملی کام 19.3

ایک ڈے کیر سنٹر میں جائیے اور بچوں کی دیکھ بھال سے متعلق ان خدمات کا مشاہدہ کیجیے جو یہ فراہم کرتے ہیں۔ اس ڈے کیر سنٹر کے معیار کے جائزے کے لیے اشاریے نیچے دیے گئے ہیں۔ جائز کیجیے کہ آیا درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں یا نہیں۔

سہولیات

- (i) قریب میں ہے
- (ii) تربیت یافتہ عملہ
- (iii) حفظان صحت کا خیال رکھتے ہوئے غذا فراہم کی جاتی ہے۔
- (iv) استعمال کرنے میں بہتر بیت الحلا
- (v) کھلونے، گیم (عمر کے لحاظ سے موزوں) کی فراہمی
- (vi) جنگلہ باڑ سے احاطہ کیا گیا ہے۔



نوٹ

- (vii) سڑک سے دور
- (viii) عملی تعداد (ٹیچر اور بچے کی نسبت سے)
- (ix) صاف کچن
- (x) فلٹر شدہ پانی
- (xi) مناسب روشی اور ہواداری
- (xii) بلا نے پر ڈاکٹر کی سہولت
- (xiii) آسان اور لچک دار اوقات
- (xiv) پلے گراؤنڈ کا ہونا

(iii) چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال

ایسے کئی عوامل ہیں، جو چھوٹے بچوں کی نمو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

ہم اکثر یہ کہاوت سنتے ہیں جیسا باپ و بیا پیٹا! بچے کی نمو اور نشوونما پر دو عوامل کا اثر پڑتا ہے ایک موروٹی خصوصیات اور دوسرے ماحول۔ موروٹی یا جینیاتی عوامل بچے کو پیدائش سے ہی ملتے ہیں اور تبدیل نہیں کیے جاسکتے۔ تاہم، ماحول جس میں بچہ بڑا ہوتا ہے، وہ پورے طور پر والدین اور دیگر دیکھ بھال کرنے والوں کے رویے پر مختصر ہوتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنالینا چاہیے کہ جو ماحول بچوں کو فراہم کیا جاتا ہے وہ حتی الامکان مثالی ہو۔

ماحول درج ذیل پر مشتمل ہوتا ہے: ابتدائی تحرك (Early Stimulation): اسے حاصل کرنے کے لیے زندگی کے ابتدائی سالوں میں تحرك فراہم کرنا ایک طریقہ ہے۔ کوئی بچہ جلدی بولنا شروع کرتا ہے اور اس کے پاس الفاظ کا ذخیرہ بھی بہتر ہو جاتا ہے، اگر ماں بچے سے اکثر بات کرتی ہو۔ اسی طرح وقونی نشوونما (Cognitive development) بھی تیز ہوتی ہے۔ اگر بچے کو باہر کسی پارک میں لے جایا جاتا ہے اور اسے دوسرے بچے کے ساتھ کھیلنے اور باہم ملنے جلنے یا بات چیت کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

کھیل: ماحول میں کھیل کی بھی سہولیات شامل ہیں اور کھیل سے ہر پہلو کو جیسے جسمانی، سماجی، جذباتی، زبان اور اخلاقی سمجھی کی نشوونما میں پوری مدد ملتی ہے۔ بچوں کا 3 سے 5 سال تک کا عمر گروپ مغایطے پر مبنی (make-believe) کھیل میں لگا رہتا ہے۔ اس طرح کے کھیل میں بچے بالغوں کے کردار کی نقل کرتے ہیں اور کھیلنے کی اپنی خود کی کہانیاں تیار کر لیتے ہیں۔ لہذا یہ بہت اہم



نوٹس

ہے کہ بچوں کے آس پاس کے بالغ ایسے برتابہ کا مظاہرہ کریں، جسے وہ چاہتے ہوں کہ بچے بھی انھیں اختیار کریں۔ آپ نے اکثر یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ بچے گھر گھر کھیلنے میں اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں۔ بڑے بچے دھیرے دھیرے بورڈ گیم، کپیوٹر، گیم یا دوسرے باہری گیم کھیلنا شروع کرتے ہیں۔ یہ سارے گیم نہ صرف بچے کی جسمانی، جذباتی اور سماجی بہبود میں معاون ہوتے ہیں، بلکہ مسابقت، تعاون، سماجی داری، چیخ کو قبول کرنے ٹیم کا جذبہ اور قیادت جیسی خوبیوں کو بھی جاگزیں کرتے ہیں۔ بچوں کا ذہن کھیل کے ذریعہ تعمیری طور پر مشغول رہتا ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ کھیلنے کے لیے انھیں مہنگے کھلونے دیے جائیں اور وہ ان کے ساتھ کھلیں۔ مقامی طور پر دستیاب اشیاء سے گھر پر بنائے گئے کم لائگت کے کھلونے بھی موثر اور دلچسپ ثابت ہوتے ہیں۔

بچوں کے کھلونے محفوظ، سستے، پائیدار، دلچسپ اور پُر کشش ہونے چاہیں۔

گھر پر ڈسپلن: تاہم ما حول کا ایک اور جزو گھر پر ڈسپلن ہے، جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے یہ ضروری ہوتا ہے کہ بچے کو خود پر قابو رکھنا سکھایا جائے جو بچے میں ڈسپلن پیدا کرنے کے ذریعہ سکھایا جاتا ہے۔ ڈسپلن سے بچے کے ذریعہ مخصوص ضابطہ اخلاق کی پابندی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ زندگی کے ابتدائی مرحلے یعنی دودھ پلانے اور ٹانکٹ ٹریننگ کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ ڈسپلن سے ذاتی نظام قدر یعنی کیا قابل قبول ہے اور کیا قابل قبول نہیں ہے کے ارتقا میں مدد ملتی ہے، بچوں میں اچھی عادتوں کو جاگزیں کرنے میں والدین موزوں نمونہ (رول ماؤل) بنتے ہیں۔ عام طور پر والدین اپنے بچوں میں ڈسپلن اور ان کے ساتھ میل جوں کرتے وقت درج ذیل میں سے کسی ایک والدینی انداز کا استعمال کرتے ہیں۔

(i) ڈسپلن پیدا کرنے کا آمرانہ انداز: یہاں والدین کی ہدایات کی پابندی کے لیے روک ٹوک اور سزا پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ایسی فیلمیوں کے بچوں میں اکثر خود اعتمادی کی کمی ہو جاتی ہے، سماجی مقابلے کے بارے میں سوچ کر فکر مند ہوتے ہیں اور سرگرمیوں کی پہلی قدمی میں ناکام ہوتے ہیں۔ ان کی ترسیلی مہارت بھی کمزور ہو سکتی ہے اور بعد میں چل کر زندگی میں باغی بن جاتے ہیں۔

(ii) جمہوری انداز میں ڈسپلن پیدا کرنا: بچوں کو آزادی تو حاصل ہوتی ہے، لیکن وہ اپنے والدین کے کنٹرول میں ہوتے ہیں۔ بچے اپنی رائے ظاہر کر سکتے ہیں اور اپنے دلائل پیش کر سکتے ہیں، والدین اپنے بچوں کے تیسیں دوستانہ رویے رکھتے ہیں اور کھلے دل کے ہوتے ہیں۔ ایسے والدین کے بچے سماجی طور پر اچھی طرح موافقت رکھنے والے ذمہ دار اور عموماً خود اعتماد ہوتے ہیں۔



نوٹ

(iii) غیر مزاحم ڈسپلن انداز: والدین اپنے بچوں کے ساتھ یا ان کے امور میں بالکل نہیں شامل ہوتے۔ اس کے نتیجے میں بچوں میں ضبط نفس نہیں فروغ پاتا اور سماجی مہارتوں کی کمی ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کے ساتھ، گھلنے ملنے کے اہل نہیں ہوتے۔

ان والدینی طرز کا موازنہ کیجیے اور ان کی خوبیوں اور کمزوریوں کی فہرست بنائیے۔ آپ کی کون سے انداز میں پروش ہوئی تھی؟ جب آپ ماں یا باپ بنیں گے تو اپنے بچوں کی کس طرح پروش کرنا چاہیں گے اور کیوں؟ چونکہ ہر بچہ مختلف ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان کو اسی طرح قبول کیا جائے، جیسا کہ وہ ہیں۔ یہ فیلی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی فطری ذہانت اور دلچسپیوں کی حوصلہ افزائی کرے، والدین کو اپنے بچوں پر اپنی خود کی خواہشات کو نہیں ٹھوپنا چاہیے۔



عملی کام 19.5

6 ماہ یا 2 سال کی عمر کے بچے کے لیے گھر پر دستیاب سامان کا استعمال کرتے ہوئے سادہ کم لاغت کا کھلونا بنائیے۔



متن پر مبنی سوالات 19.2

1۔ درج ذیل ہر بیان کے آخر میں دیے گئے چار متبادلات میں زیادہ صحیح جواب پر صحیح کے نشان لگائیے۔

(a) جب آپ کو اپنے بچے کے لیے پوشاک چننا ہو تو آپ کو دیکھنا چاہیے:

(i) سادہ اور ملائم ہو (ii) جذب کرنے والا ہو

(iii) پہننے اور اتارنے میں آسانی ہو (iv) یہ سمجھی

(b) دلچسپ اور پُر کشش کھلونے بچوں کی مدد کرتے ہیں:

(i) ان کی جسمانی نشوونما میں (ii) ڈھنی نشوونما میں

(iii) سماجی نشوونما میں (iv) یہ سمجھی

(c) جب بچے مغالطے کے کھیل میں شامل ہوتے ہیں تو اس سے مدد ملتی ہے۔

(i) ان کے مستقبل کے کردار میں (ii) ان کی جسمانی نشوونما میں

(iii) ان میں ڈسپلن پیدا کرنے میں (iv) سماجی نشوونما میں



نوٹس

(d) جمہوری ڈسپلین بچوں میں فروغ دینے میں مدد کرتی ہے:

- (i) سماجی پختگی
- (ii) ضبط نفس (خود پر قابو)

- (iii) خود اعتمادی
- (iv) یہ بھی

(e) غیر مزاحم ڈسپلین بچوں میں فروغ نہیں کرتی:

- (i) سماجی پختگی
- (ii) ضبط نفس

- (iii) آزادی
- (iv) خود اعتمادی

2۔ بچوں کو کوئی چار خصوصیات بتائیے جو وراثت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

3۔ ابتدائی اکسائیٹ کا مطلب سمجھائیے۔

(iv) بڑے اور نوابغ بچوں کی دلکشی بھال

• اسکول جانے والے بچے



تصویر 19.3: اسکول جانے والا بچہ

7 تا 8 سال کے بچے کے لیے کھانے، نہانے اور کپڑے پہنانے وغیرہ کے معاملے میں کوئی خاص مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جب بچہ اسکول جانے لگتا ہے تو والدین کے کردار اور ذمہ داریاں بدل جاتی ہیں۔ بچہ دھیرے دھیرے آزادی یا خود مختاری (غیر انحرافی) کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ جہاں بچے دھیرے دھیرے اپنی ضرورتوں کو پورا کرنا سیکھتے ہیں وہیں انھیں تعلیمی کاموں میں مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسکولی ذمہ داری کے علاوہ والدین کی یہ بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ پڑھائی لکھائی میں بچے کی مگرانی اور مدد کریں۔ اگر بچے کو گھر میں الگ بیٹھنے اور مطالعے کے لیے الگ جگہ دی جاتی ہے تو یہ ہمیشہ اس کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہو سکتی ہے جہاں وہ اپنی ساری چیزیں رکھ سکتا ہے اور ترتیب و تنظیم کے عمل کو بھی سیکھتا ہے۔

اس مرحلے پر تعلیمی کاموں کے علاوہ بچہ گھر کے اندر یا باہر گروپ گیم بھی کھیلنا پسند کرتا ہے۔ اسکول اور گھر میں کھیلنے کی مناسب سہولیات ہونی چاہیں۔ کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ یہ گیم کس طرح بچوں کے لیے مددگار ثابت ہوں گے۔



نوٹ

عملی کام 19.5

- (a) آٹو ڈور (بیرونی) گیم کھیلنے کے لیے بچوں کو کس طرح کی سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیا آپ کے پڑوس میں یہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔
- (b) دریافت کیجیے کہ آپ کے پڑوس میں آیا کسی ان ڈور گیم کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہیں ان سہولیات کو منظم کرنے میں آپ کیا آپ کس قدر مدد کر سکتے ہیں؟

نوبالغ

اس مرحلے میں نو بالغان آزادی یا خود مختاری کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، اپنے خود کے فیصلے لینا چاہتے ہیں اور اپنی خود کی شناخت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے خود کا نظام اقدار قائم کرنے کا بھی جو ہم لیتے ہیں۔ اس عمل میں نو بالغان موجودہ قدرتوں اور کردار کو چیخ پیش کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ والدین کو اکثر ایسی صورت حال کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ فیلی کی قدرتوں کی پیروی کے لیے ان پر دباؤ ڈالتے ہیں تو صورت حال خراب ہو جاتی ہے اور نو بالغوں کو جارحانہ رو یہ اختیار کرنے کی



تصویر 19.4: نوبالغ



نوٹس

حوالہ افزائی ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف انھیں اگر پوری چھوٹ دی جاتی ہے یا غیر مزاجم رویہ اپنایا جاتا ہے تو ان کے اندر ان کو نظر انداز کیے جانے اور ان کے ساتھ بے وفا کی کیے جانے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ انھیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔

یہ ضروری ہے کہ نو بالغان میں ڈسپلین پیدا کرتے وقت والدین کو ایک متوازن انداز اپنانا چاہیے۔ انھیں اصول و ضوابط اور حدود مرتب کرنے ہوں گے اور صورت حال کے مطابق ایک مضبوط اور لپکدار رویہ اختیار کرنا ہوگا اور ترسیل کے تمام ذرائع کھلے رکھنے کے ساتھ انھیں جذباتی سہارا فراہم کرنا ہوگا۔ نو بالغ پر اعتبار کرنا کافی اہم ہے۔ والدین کو نو عمر وہ (13 تا 19 سال) کے معاملات کو سنتے تبادلات کی تجاویز یا ان کے مسائل کے حل کے بارے میں سیکھنا ہوگا اس سے وہ اعمال کے نتائج سے آگاہ رہیں گے اور انھیں خود ان کو فیصلہ لینے کی اجازت دینی چاہیے۔ تاہم سنبھیدہ مسائل پر باہم آمادگی والے فیصلے لینے سے ایک مخلصانہ اور معاون ماحول پیدا ہوتا ہے۔ نو بالغوں میں بھروسے کا مظاہرہ کر کے نسلی اختلاف یا تفاوت (generation gap) میں کمی پیدا کرنے کے علاوہ فیملی بندھن بھی مضبوط ہوتا ہے۔ ”عقول و شباب: سحر اور چیلنج کے سبق میں اس بارے میں آپ مزید پڑھیں گے۔

(v) نو بالغ بچوں کے ذریعہ مشغله یا کام اختیار کرنے کے لیے تیاری

نو بالغ کے لیے ایک اہم ترقیاتی کام کسی پیشی یا حرفے کے لیے تیاری ہے۔ اس مرحلے پر ہر نوجوان اس سلسلے میں پریشان اور فکر مندر رہتا ہے۔ اس سلسلے میں اپنے بچوں کی رہنمائی کرنے کے لیے اگرچہ والدین ذمہ دار ہوتے ہیں، لیکن انھیں کیا کیے جانے کی ضرورت ہے اس سے وہ لा�علم ہوتے ہیں۔



تصویر 19.5: کیمپر کے مختلف انتخاب



نوٹ

کیریئر کے لیے تیاری بہت پہلے شروع کر دینی چاہیے۔ اس وقت تک نو بالغ اسکولی تعلیم کے سینیئر سینکڑی سطح تک پہنچ چکا ہوتا ہے، یہ پروفیشن (پیشہ) کی شناخت کا وقت ہوتا ہے کہ وہ کس کیریئر میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اسے فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ اس میں داخلے کے لیے ضروری تیاری کیا کرنی ہے۔ آج کل نوجوان لوگوں کے پاس چننے کے لیے بہت سے نئے کیریئر متبادل دستیاب ہوتے ہیں۔ کیریئر کے لیے مطلوبہ تیاری کے سلسلے میں ان کی رہنمائی کے لیے معلومات کے متعدد ذرائع دستیاب ہوتے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے سبق نو بالغ سحر اور چلنچ کا مطالعہ کیجیے۔

(vi) بزرگوں کی دیکھ بھال

سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) لوگوں کے لیے ایک تکمیلی اور خوشگوار وقت ثابت ہو سکتا ہے، جس کی کئی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ وہ اپنے پیشے کی ذمہ داریوں سے باعزت طور پر سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ انھیں سماج میں اچھی نیک نامی حاصل ہوتی ہے اور مالی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو کسی کام یا پیشے میں لگا چکے ہوتے ہیں اور ان کی شادی کر چکے ہوتے ہیں۔ اب وہ دادا دادی بن جاتے ہیں اور اپنے پوتے پوتوں کی پیش رفت سے بہت اطمینان کے ساتھ محفوظ ہوتے رہتے ہیں۔



تصویر 19.6: بزرگ

تاہم اگر بزرگوں کی مالیاتی اور جسمانی صحت کے لحاظ سے دیکھ بھال نہ کی گئی تو یہ سبکدوشی تناہ بھری ہو سکتی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی سپورٹ سسٹم یا سہارا نہیں ہے اور وہ مالی طور پر بہتر نہیں ہیں تو آپ کے خیال میں کیا واقع ہوگا؟ بڑھنے کے عمل میں بوڑھا ہونا ایک معمول کا عمل ہے اور اس لیے جسم پر اثر پڑتا ہے اور تو انائی اور تمام طرح کی اہلیتوں میں زوال کا موجب ہوتا ہے۔ اس عمر میں جھریاں پڑنا، درد اور تکلیف ہونا عام بات ہے۔ ایک معمول کے عمل کے طور پر بوڑھنے کے عمل کو قبول کرنا ایک چلنچ ہے۔ انھیں عمدہ طریقے سے خود کی دیکھ بھال، زندگی کی دوڑ بھاگ میں کمی اور ذمہ داریوں سے چھٹکارا پانا چاہیے۔ انھیں زندگی کو بلا زحمت لینا چاہیے، آرام کرنا اور ان دنوں سے محفوظ ہونا چاہیے۔ اگر کچھ لوگ ان کی واقعی مدد کرنا چاہتے ہیں تو کرنے دینا چاہیے۔ ان کا شکریہ ادا کریں اور دعا کمیں دیں۔ وہ خوش ہوں گے اور دوبارہ مدد کرنا چاہیں گے۔



نوٹس

19.5 اشخاص کے درمیان مختلف الانواع موثر رشتہوں میں فیملی کا کردار

19.5.1 فیملی رشتہ

اپنی فیملی اور اپنے آس پاس کی دیگر فیملیوں پر نظر ڈالیے۔ فیملی کے ممبر ان کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرتے ہیں؟ فیملی رشتہوں کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ فیملی رشتہ اس بات پر منحصر ہیں کہ کس طرح ہر ممبر ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے اور آپس میں بات چیت یا مل جل کر عمل کرتا ہے، فیملی کے ہر ممبر کی بھلائی ان رشتہوں کی نوعیت پر منحصر ہے۔ پُر خلوص، ہم آہنگ رشتہ اور ثابت سوچ سے زندگی آسان بنتی ہے، جبکہ جھگڑوں اور بے آہنگی سے مبروں کے اندر خود پسندی کو کم کرنے اور منفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

ایک روایتی مشترکہ فیملی میں جہاں فیملی مبروں کی ایک بڑی تعداد مشترکہ اثاثہ جات اور واجبات میں سا جھا کرتی ہے وہیں ہر ممبر کے ساتھ اچھارشته قائم کرنا بہت اہم ہے حالانکہ اسے قائم کرنا مشکل ہے۔ کچھ ایسے لوگ ہو سکتے ہیں، جو پُر عزم، اپنی ذات میں مگن، حسد یا اپنی تقدیر سے غیر مطمئن ہو سکتے ہیں، جبکہ کچھ ایسے بھی ہو سکتے ہیں، جو اپنے لیے کچھ کرنے سے پہلے ایک دوسرے کے آرام اور دلچسپیوں کا خیال رکھتے ہوں۔ کیا آپ اسے تصور میں لاسکتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے جب اس طرح کی صورت حال پیدا ہوتی ہے؟

نقل مکانی اور صنعت کاری کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ لوگ نیوکلیر فیملی اختیار کر رہے ہیں۔ مالی دباؤ، بہتر تعلیم اور روزگار کے موقع دستیاب ہونے کے سبب عورتیں بھی فیملی کی آمدیوں میں اشتراک کر رہی ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں اپنے کچھ رشتہ قائم کرنے کے لیے ممبر کو کچھ زائد کوششوں کو انجام دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ آج کل بہت سے جوڑے ہوم میکر (گھر ساز) اور پروفیشنل کا دوہرآ کردار نبھا رہے ہیں۔

رشتوں کو مضبوط بنانے میں مختلف عوامل معاون ہوتے ہیں:

- اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو واضح طور پر سمجھنا
- سبھی فیملی مبروں کے تین تعلق خاطر کے احساس کو فروغ دینا
- دوسرے فرد کی ضرورتوں اور آرام کے تین حساس بننے اور خود سے پہلے اس کی خوبیوں کو دیکھنے کے ذریعہ ایک بہتر بین شخص رشتہ موثر تر سیلی اور غیر تر سیلی مہارتوں کا استعمال کرنا
- دوسروں کے لیے حقیقی تعلق اور پیار کا مظاہرہ کرنا
- ضرورت کے وقت مدد کے لیے ہاتھ بڑھانا



نوٹ

- دوسروں کے معاملات میں اختیاط اور سمجھ داری سے کام لینا اور عدم مداخلت بغور مشاہدہ کرنے پر آپ پائیں گے کہ اوپر درج فہرست عوامل ایک صحت مندانہ زندگی گزارنے کا ایک اہم ہنر ہے۔ ان مہارتوں کو زندگی کی ہنرمندیاں (Life skills) کہا جاتا ہے۔ زندگی کی ہنر مندیاں یقیناً آپ کی زندگی اور اسی بنا پر دوسروں کی زندگی کے معیار کو بھی بہتر بنانے میں آپ کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ زندگی کی ان ہنرمندیوں کو بڑھانا اور استعمال کرنا فیلی زندگی کو کامیاب بنانے میں کافی اہم ہے۔ اس کے برخلاف، بے اعتباری، تنقید، مداخلت، اپنی ذات میں مگن رہنا اور تعلق خاطر میں کمی اور کمزور تر سیلی مہارتوں وہ عوامل ہیں، جن سے بے آہنگی پیدا ہوتی ہے، بلکہ نتیجہ رشتہوں کے ٹوٹ جانے کی صورت میں بھی برآمد ہوتا ہے۔

19.3 متن پر بنی سوالات

- ان عوامل پر صحیح کا نشان لگائیے، جو فیلی رشتہوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔
 - فیلی ممبروں کے درمیان ترسیل کی کمی
 - چیزوں کو ایسے ہی قبول کرنا جیسی ہیں۔
 - فیلی میں بہت سارے بچے کچھ چیزوں کو چھوٹا سمجھ کر جانے دینے کا عمل
 - فیلی ممبروں کے درمیان محبت اور تعاون
 - اپنی کمزوریوں کو ماننا
 - گھر سے باہر مان کی ملازمت
 - خود کو اور دوسروں کو معاف کرنا
 - دوسروں سے بہت سی توقعات وابستہ کر لینا
 - ثبت اشارے اور بچہ رے کے تاثرات

19.5.2 زندگی کے اقدار

قدریں ہمارے سماجی ماحول کے فیصلہ کن نکتے کی تشکیل کرتی ہیں۔ ان سے ایک منصفانہ اور عدل پر بنی سماج قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ روایتی طور پر بچے اپنے بڑوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بڑوں کا احترام، ایمانداری سچائی اور انگساری جیسی قدرتوں کو دل میں اتارتے ہیں۔ ہم میں جو قدریں پائی جاتی ہیں وہ ہم اپنی فیلی، دوستوں، پڑوسیوں، بچپروں، ماس میڈیا وغیرہ سے اخذ کرتے ہیں۔ بہت سی قدریں



نوٹس

ایسی ہیں، جو آپ خود کے فیملی ممبروں سے سمجھتے ہیں۔ لگتا ہے پچھلے سالوں میں اقدار کی تعلیم فراہم کرنے کا معاملہ پیچھے چھوٹ گیا ہے، اب ہم اپنے سماج میں قدروں کا تدریجی زوال دیکھتے ہیں۔ تاہم زندگی کے ایک جز کے طور پر آلوگی قبول نہیں کر سکتے اور اس کے بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے سماج میں قدروں کی تنزلی کو بھی روکنے کی ضرورت ہے۔

بچوں کو اقدار فراہم کرنا فیملی کا ایک نہایت اہم کام ہے، ہمیں نو عمر لوگوں کے لیے ایک موافق ماحول فراہم کرنا ہوگا تاکہ وہ ان قدروں کا مشاہدہ اور ذہن نشین کر سکیں جو سماج کے ذریعہ عام طور پر تسلیم کی جاتی ہیں۔ انھیں اپنے گھروں کے ماحول میں ان پر مستقل عمل کیے جانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے بچوں کو سیدھے یہ بتا کر کہ انھیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے اور خود کی مثال قائم کرنے ان قدروں کو سکھانا ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کو سچائی پر قائم رہنا سکھاتے ہیں اور خود جھوٹ بولتے ہیں تو کیا ہوگا؟ آپ خود سوچ سکتے ہیں، بچہ الجھن میں پڑ جائے گا اور صحیح و غلط میں تمیز نہیں کر پائے گا۔

سبق کی شروعات میں دیکھیں اور فیملی کے فرائض کے بارے میں پڑھیں۔ آپ ان میں ”جدبائی تحفظ“ اور ”جدبائی لگاؤ“ بھی پائیں گے۔ ان فرائض کو تجھی یقینی بنایا جاسکتا ہے، جب ہم فیملی کے بڑوں اور بیاروں کا خیال رکھیں۔ جب ہم اپنی فیملی کی لڑکیوں اور عورتوں کے تین حساس برداشت قبول کریں یا جب ہم بعض کمیوٹی خدمت انجام دیں۔

فیملی کے بڑھنے ممبران یعنی دادا دادی زندگی کے اس مرحلے میں پہنچ چکے ہوتے ہیں، جہاں پران کی توانائی کی سطح اور اہلیتیں یا استعداد ناکام ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان کا خاص خیال اور توجہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح فیملی میں سبھی کی خاص ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ وہ ان کی دیکھ بھال کریں اور جہاں تک ممکن ہو ان کو آرام پہنچائیں۔ ہم اسے کیسے انجام دے سکتے ہیں؟ یہ بہت آسان ہے اگر یہاں دیے گئے کچھ نصیحتوں کی آپ پابندی کریں:

- ان کاموں کو انجام دینے میں ان کی مدد کریں جو اپنی جسمانی صلاحیتوں میں ناکام ہونے کی صورت میں انجام نہیں دے پاتے۔

- وہ آرام و آسودگی محسوس کریں اس لیے ان کے ساتھ وقت گزاریں
- ان کے ساتھ رہ کر انھیں اخلاقی مدد فراہم کریں
- خود کا خیال رکھنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں
- ان کی تغذیاتی اور طبی ضرورتوں کے تین حساس رہیں
- فیصلہ سازی میں انھیں شامل کریں
- ان کے خیالات اور رائے کا احترام کریں



نوٹ

آج بھی بہت سی فیلیوں میں بیٹوں اور بہوؤں کوئی معاملوں جیسے تغذیہ، تعلیم، کھلیل اور دیگر آؤٹ ڈور سرگرمیوں، ملازمت کرنے، حتیٰ کہ اپنی رائے کا اظہار کرنے میں متعدد پابندیوں اور تفریق کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم جب اپنے سماج میں لڑکیوں اور عورتوں کی حیثیت کے سلسلے میں حساسیت کو فروغ دینے کی بات کرتے ہیں تو ہم سبھی انسانوں میں مساوات کی بات کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک ذمہ دار نوجوان کی حیثیت سے ہم یہ دیکھیں کہ ہماری خود کی فیلیوں میں کوئی تفریق نہیں پائی جاتی۔ ہم اس کے خلاف کھڑے ہوں اور اس کی مخالفت کریں، جہاں کہیں بھی اس طرح کی باتیں موجود ہوں۔ ہم اسے کیسے انجام دے سکتے ہیں؟

- تغذیہ، تعلیم، موقع اور ذمہ داریوں کو ساحجا کرنے کے معنی ہیں مساوات و کھانے کے ذریعہ گھریلو، فیلی آدمی اور ان کی ضرورتوں میں شامل ہونے کے سلسلے میں ان کے تعاون کو تسلیم کرنے کے ذریعے۔
- یہ تسلیم کر کے کہ ان کی بھی ضرورتیں ہوتی ہیں اور ان کو پورا کرنے کے موقع دیے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ان کے تیئں احترام دکھا کر اور انھیں برابر کا انسان سمجھ کر۔

اس سبق میں ہم نے فیلی کے ایک جزو کے طور پر ہونے کی اہمیت کو سیکھا۔ ہم نے فیلی کے ہر ممبر کی فلاج و بہبود میں فیلی جو کردار بھاتی ہے اسے سمجھا۔ ایک مثالی دور حیات تین مرحلوں یعنی شروعاتی، تو سیعی اور سکڑنے کے مراحل سے گزرتا ہے۔ ہر مرحلے کی اپنی کشش اور چیلنج ہوتا ہے۔ فیلی کے تمام ممبر صحبت مندانہ رشتہوں اور سماج کے ایک کار آمد ممبر ہونے کو یقینی بنانے میں اپنے کردار بھاتے ہیں۔

فیلی اپنے سبھی ممبروں کو پیار، دیکھ بھال اور سہارا پیش کرتی ہے۔ ہمیں اس کی ستائش کرنی چاہیے اور ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ ہم اپنی فیلیوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ بہت سی مشکل صورت حال میں ان ہنرمندوں کے استعمال سے اپنے مسائل سے زیادہ موثر طور پر نمٹ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے تیئں احترام سے آخر کار آپ کو اطمینان حاصل ہو سکے گا اور زندگی میں ایک ثابت رو یہ اختیار کر سکیں گے۔ اس سے آپ اپنی فیلی اور سماج کے ایک ثابت رو یہ رکھنے والے نمبر بن سکیں گے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں حاصل کرنے کے لیے ہم سبھی کو خواہش کرنی چاہیے۔



عملی کام 19.6

- 1۔ بہتر رشتہ قائم کرنے کی خوبیوں کی ایک چیک لسٹ (جانچ فہرست) بنائیے۔
 - (a) درج بالا چیک لسٹ میں مذکورہ خوبیوں کے لیے مطلوبہ ہنرمندوں کی فہرست بنائیے۔



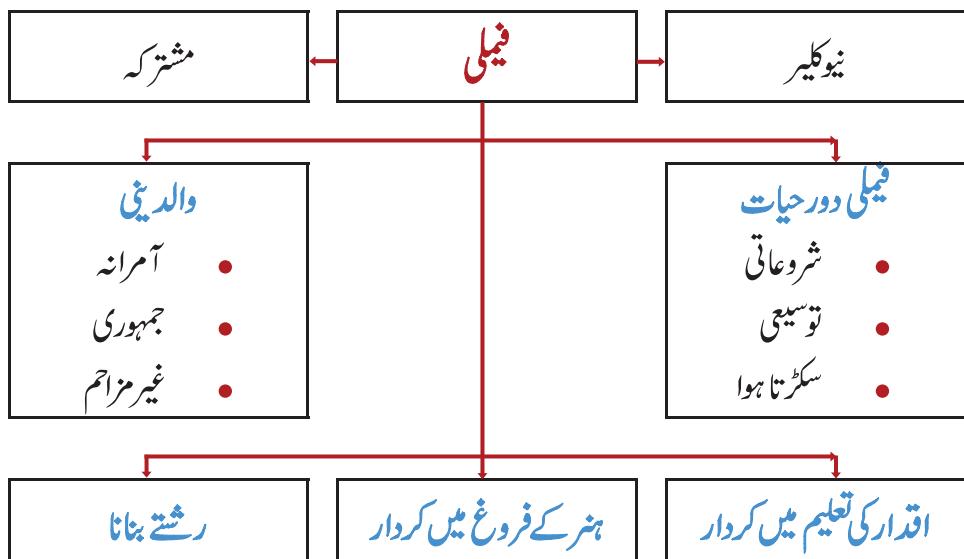
نوٹس

- (b) ان ہنرمندیوں پر نشان لگائیے، جن پر آپ کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔
- (c) ان لوگوں کی شناخت جن پر آپ کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔

- (d) ان مہارتوں (ہنرمندیوں) کو حاصل کرنے کے لیے منصوبہ کو فروغ دینا

2۔ فیلی یا پڑوں میں کسی ایسے فرد کی شناخت۔ بچیے جو لوگوں کے ساتھ اچھارشته نہ رکھتا ہو اور اس کے لیے جب بھی دریافت کیجیے۔ لوگوں کے ساتھ رشتہوں کو بہتر بنانے میں اس شخص کی مدد کے لیے کچھ اقدامات کیجیے۔

آپ نے کیا سیکھا



اختتامی سوالات



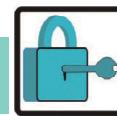
- 1۔ فیلی دور حیات (life cycle) کیا ہے؟
- 2۔ کس طرح پیار کرنے والے اور سمجھنے والے والدین نو بالغان کو ذمہ دار بنانے میں ان کی مدد کرتے ہیں؟
- 3۔ مختلف والدینی انداز کیا ہیں؟
- 4۔ بچوں کے لیے ڈسپلن کیوں ضروری ہے؟
- 5۔ کس طرح کوئی فیلی نئی شادی شدہ بڑی کو اس کے نئے گھر میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے؟



نوٹ

- 6۔ نیوکلیر فیملی اور تو سیمعی فیملیوں میں بڑھتے بچوں کے ماحول کا موازنہ کیجیے۔
- 7۔ نوزائیدہ، اسکول جانے والے بچوں اور نوبالغان کی نشوونما کو بہتر و آسان بنانے کے تین والدین کا کردار بیان کیجیے۔
- 8۔ قدریں کیا ہیں اور بچوں میں انھیں کیسے ذہن نشین کرایا جاتا ہے۔
- 9۔ اومانے تین سال پہلے راجن سے شادی کی۔ وہ ایک بڑے شہر میں ایک قدامت پسند مشترکہ فیملی میں رہتی ہے۔ اس کی فیملی میں اس کے شوہر کے والدین اور اس کا غیر شادی شدہ بھائی آکاش اور بہن منیہا رہتی ہے۔ اوما کا آکاش کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے، لیکن منیہا کے ساتھ نہیں ہے۔ وہ کم و بیش ایک ہی عمر کے ہیں۔
اگر آپ اوما ہوتے تو منیہا کے ساتھ اپنے رشتے کو کیسے بہتر بناتے؟

متن پر مبنی سوالات کے جوابات



19.1

- 1 (i) بہو مثبت فضاقائم کرتی ہے اور ساس سسر کے تین نرم رو یہ اختیار کرتی ہے۔
اس کا مطلب ایک دوسرے کی مدد کرنا اور ایک دوسرے کے بارے میں اچھا تاثر رکھنا
(ii) تیاری تناو گھٹانے میں مدد کرتی ہے۔
(iii) بیوی کے والدین خوشی اور اچھا محسوس کرتے ہیں اور رشتہ بہتر ہوتا ہے۔
(iv) بھائی اور بھا بھی بہتر محسوس کرتے ہیں اور بہن کے لیے بہتری چاہتے ہیں۔
- 2 (i) ذاتی زندگی میں اور نئی فیملی میں ہم آہنگی پیدا کرنا
(ii) ہر ایک کے لیے واجب احترام

19.2

- (iv) (e ، (iv) (d ، (iv) (c ، (ii) (b ، (i) (a - 1
- 2 آنکھ، جلد کارنگ، قد اور جسامت
- 3 زندگی کے ابتدائی سالوں میں بچوں کی نشوونما کے لیے مثالی سہولیات فراہم کرنا

19.3

- (viii) (vii) (vi) (v) (iv) (ii - 1